سورۃ الدخان

یہ سورہ بھی مکی ہے اس میں تین رکوع اور انسٹھ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۲۹ — الیہ یرد ۲۵/۱۴

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
حٰمٓ ﴿۱﴾ وَ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا
مُنۡذِرِیۡنَ ﴿۳﴾
فِیۡہَا یُفۡرَقُ کُلُّ اَمۡرٍ حَکِیۡمٍ ﴿۴﴾
اَمۡرًا مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ اِنَّا کُنَّا مُرۡسِلِیۡنَ ﴿۵﴾
رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶﴾
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا ۘ اِنۡ
کُنۡتُمۡ مُّوۡقِنِیۡنَ ﴿۷﴾
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ ؕ رَبُّکُمۡ وَ
رَبُّ اٰبَآئِکُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸﴾
بَلۡ ہُمۡ فِیۡ شَکٍّ یَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۹﴾
فَارۡتَقِبۡ یَوۡمَ تَاۡتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۰﴾
یَّغۡشَی النَّاسَ ؕ ہٰذَا عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۱﴾
رَبَّنَا اکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲﴾
اَنّٰی لَہُمُ الذِّکۡرٰی وَ قَدۡ جَآءَہُمۡ رَسُوۡلٌ
مُّبِیۡنٌ ﴿۱۳﴾
ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡہُ وَ قَالُوۡا مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ﴿۱۴﴾
اِنَّا کَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِیۡلًا اِنَّکُمۡ عَآئِدُوۡنَ ﴿۱۵﴾
یَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَۃَ الۡکُبۡرٰی ۚ اِنَّا
مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۱۶﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰم (۱) اس کتاب روشن کی قسم (۲)
کہ ہم نے اس کو مبارک رات میں نازل فرمایا ہم تو رستہ
دکھانے والے ہیں (۳)
اسی رات میں تمام حکمت کے کام فیصل کیے جاتے ہیں (۴)
(یعنی) ہمارے ہاں سے حکم ہو کر۔ بیشک ہم ہی (پیغمبر کو) بھیجتے ہیں (۵)
(یہ) تمہارے پروردگار کی رحمت ہے۔ وہ تو سننے والا جاننے والا ہے (۶)
آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا
مالک۔ بشرطیکہ تم لوگ یقین کرنے والے ہو (۷)
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا ہے اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا
اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے (۸)
لیکن یہ لوگ شک میں کھیل رہے ہیں (۹)
تو اس دن کا انتظار کرو کہ آسمان سے صریح دھواں نکلے گا (۱۰)
جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ درد دینے والا عذاب ہے (۱۱)
اے پروردگار۔ ہم سے اس عذاب کو دور کر ہم ایمان لاتے ہیں (۱۲)
(اس وقت) ان کو نصیحت کہاں مفید ہوگی جبکہ ان کے پاس پیغمبر
آچکے جو کھول کھول کر بیان کر دیتے تھے (۱۳)
پھر انہوں نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہنے لگے (یہ تو) پڑھایا ہوا (اور) دیوانہ ہے (۱۴)
ہم تو تھوڑے دنوں عذاب ٹال دیتے ہیں (مگر) تم پھر کفر کرنے لگتے ہو (۱۵)
جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے تو بےشک انتقام
لے کر چھوڑیں گے (۱۶)

SMOKE
Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Hâ. Mim.[1]
2. By the Scripture that maketh plain.
3. Lo! We revealed it on a blessed Night—Lo! We are ever warning—
4. Whereupon every wise command is made clear.
5. As a command from Our presence—Lo! We are ever sending—
6. A mercy from thy Lord. Lo! He even He is the Hearer, the Knower.
7. Lord of the heavens and the earth and all that is between them, if ye would be sure.
8. There is no God save Him. He quickeneth and giveth death; your Lord and Lord of your forefathers.
9. Nay, but they play in doubt.
10. But watch thou (O Muhammad) for the Day when the sky will produce visible smoke.
11. That will envelop the people.[2] This will be a painful torment.
12. (Then they will say): Our Lord, relieve us of the torment! Lo! we are believers.
13. How can there be remembrance for them, when a messenger making plain (the truth) had already come unto them,
14. And they had turned away from him and said: One taught (by others), a madman?
15. Lo! We withdraw the torment a little. Lo! ye return (to disbelief).
16. On the Day when We shall seize them with the greater seizure (then), in truth We shall punish.

17. And verily We tried before them Pharaoh's folk, when there came unto them a noble messenger,	اور اُن سے پہلے ہم نے قوم فرعون کی آزمائش کی اور اُن کے پاس ایک عالی قدر پیغمبر آئے ﴿۱۷﴾	وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾
18. Saying: Give up to me the slaves of Allah. Lo! I am a faithful messenger unto you.	(جنہوں نے) یہ (کہا) کہ خدا کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہُوں ﴿۱۸﴾	اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾
19. And saying: Be not proud against Allah. Lo! I bring you a clear warrant.	اور خدا کے سامنے سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس کُھلی دلیل لے کر آیا ہُوں ﴿۱۹﴾	وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾
20. And lo! I have sought refuge in my Lord and your Lord lest ye stone me to death.	اور اس (بات) سے کہ تم مجھے سنگسار کرو اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ﴿۲۰﴾	وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾
21. And if ye put no faith in me, then let me go.	اور اگر مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ﴿۲۱﴾	وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِىْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾
22. And he cried unto his Lord (saying): These are guilty folk.	تب (موسٰی نے) اپنے پروردگار سے دعا کی کہ یہ نافرمان لوگ ہیں ﴿۲۲﴾	فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
23. Then (his Lord commanded): Take away My slaves by night. Lo! ye will be followed.	(خدا نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لیکر چلے جاؤ اور (فرعونی) ضرور تمہارا تعاقب کرینگے ﴿۲۳﴾	فَاَسْرِ بِعِبَادِىْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾
24. And leave the sea behind at rest, for lo! they are a drowned host.	اور دریا سے (کہ خشک (ہو رہا ہوگا) پار ہو جاؤ (تمہارے بعد) اُن کا تمام لشکر ڈبو دیا جائے گا ﴿۲۴﴾	وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾
25. How many were the gardens and the water-springs that they left behind,	وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے ﴿۲۵﴾	كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾
26. And the cornlands and the goodly sites,	اور کھیتیاں اور نفیس مکان ﴿۲۶﴾	وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾
27. And pleasant things wherein they took delight!	اور آرام کی چیزیں جن میں عیش کیا کرتے تھے ﴿۲۷﴾	وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾
28. Even so (it was), and We made it an inheritance for other folk;	اسی طرح (ہُوا) اور ہم نے دوسرے لوگوں کو انکا مالک بنا دیا ﴿۲۸﴾	كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾
29. And the heaven and the earth wept not for them, nor were they reprieved,	پھر اُن پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی گئی ﴿۲۹﴾	فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱۴

اسرار و معارف

حٰمٓ۔ اس کتابِ واضح کی قسم ہے یعنی یہ دلائل سے حق کو واضح کر دینے والی کتاب اس پر گواہ ہے جسے ہم نے ایک بہت بابرکت شب کو لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پہ نازل فرمایا کہ اس کے نزول سے مراد مخلوق کو صحیح راہِ عمل دکھانا اور اعمالِ بد کے بد انجام سے بروقت خبر دینا ہے کہ وہ اپنی راہ متعیّن کر سکیں۔ لیلۂ مبارکہ سے مراد مفسرینِ

لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

کرام سے لیلۃ القدر ہے کہ قرآنِ کریم کی دوسری آیات سے اس کی تعیین ہو جاتی ہے۔ نیز نزولِ قرآن رمضان المبارک ہی میں ہُوا اور جو بات نصف شعبان کی شب کے بارے مشہور ہے

اس کی سندیں ضعیف ہیں اس لیے اکثر علماء نے اسے قبول نہیں کیا اور بعض نے اس کی فضیلت اس انداز میں قبول کی ہے کہ فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل درست ہے مگر نزولِ قرآن کا لیلۃ القدر میں ہونا اور رمضان میں ہونا قرآن نے خود بیان فرما دیا ہے۔

اسی رات اللہ کا ہر کام اور ہر فیصلہ جو حکمت پہ مبنی ہوتا ہے اگلے سال تک کے لیے فرشتوں کے سپرد کیا جاتا ہے کہ علمِ الٰہی میں تو ہر بات ازل سے موجود ہے اسے متعلقہ فرشتوں کو سونپا جاتا ہے اسی طرح یہ فیصلہ بھی ہمارا تھا کہ ہم آپ کو اپنا پیغمبر بنانے والے تھے اور آپؐ کی بعثت آپؐ کے پروردگار کی طرف سے بہت ہی بڑی رحمت ہے کہ وہی مخلوق کی ہر فریاد سننے والا اور ہر بات کا علم رکھنے والا ہے گویا دنیا و آخرت کی انسانی ہر فریاد کا جواب آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے کہ آپ ﷺ کا اتباع آپ ﷺ کی غلامی ہر مصیبت سے نجات اور ہر سوال کا جواب ہے۔ لوگو اگر تمہیں اس کی ربوبیت پہ یقین ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی ہے سب کی تمام ضرورتیں وہی پوری کرتا ہے تو پھر ایک ایسے نبی کی ضرورت بھی تو مخلوق کو تھی جو اس کو اللہ سے واصل کرتا سو اللہ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرما کر پوری کر دی یہ اس کی عظمت کی دلیل ہے کہ مخلوق کو اتنی بڑی نعمت سے نوازا اس کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی عبادت کی جائے کہ وہی زندگی دینے والا ہے اور وہی ذات موت دینے والی ہے پروردگار ہے تم سب کا بھی اور تمہارے آباؤ اجداد کا بھی جو تم سے پہلے گزر چکے یعنی جس طرح حیاتِ دنیا کو دیکھتے ہو کہ وہی دنیا ہے اسی طرح روحانی حیات بھی عطا کر دی اپنا نبی مبعوث فرما کر اور اس سے دوری روحانی موت ہے مگر یہ لوگ ان حقائق کے باوجود شک میں پڑے ہوئے ہیں اور دنیا کے کھیل تماشوں میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ انتظار کیجیے جب آسمان دھواں دھواں ہو جائے اور لوگوں کو گھیر لے کہ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔

آسمان سے دُھواں آنا

مفسرینِ کرام نے دو معنی نقل فرمائے ہیں اوّل یہ کہ اہلِ مکہ کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے آپ ﷺ نے بددعا فرمائی کہ اے اللہ ان پر ایسا قحط بھیج جیسا اہلِ مصر پر یوسف علیہ السّلام کے زمانہ میں آیا تھا چنانچہ سخت قحط سالی ہوئی لوگ ہڈیاں اور مردار تک کھانے لگے اور اوپر دیکھتے تو دھواں دھواں نظر آتا چنانچہ خدمت عالی میں حاضر ہو کر دعا کے طالب ہوئے کہ اے اللہ ہم پر سے یہ عذاب ہٹا دے اب ہم ایمان لے آئیں گے تو فرمایا ایمان تو یہ کیا لائیں گے جب اللہ کے رسول ﷺ تشریف لا چکے جو سب سے بڑی اور روشن دلیل ہیں اور

جن کا سراپا اور ہر ادا ایک عظیم معجزہ ہے ان کے کہنے پہ ایمان نہ لائیے تو چند ے عذاب کے ٹل جانے پہ کیا لائیں گے چنانچہ جب عذاب ٹل گیا اور آپ ﷺ کی دعا سے بارش ہوئی تو مکر گئے اور کہنے لگے انہیں کسی شخص نے یہ باتیں سکھا کر پاگل کر دیا ہے اور دوسرا معنی روزِ حشر کہ آسمان سے دُھواں سا اُترے گا۔ حدیث شریف کے مطابق اس سے مومن کو ہلکا سا زکام جیسا ہوگا جبکہ کافر کے اندر بھر جائے گا اور ہر مسام سے نکلے گا تو کافر دعا کریں گے کہ اے پروردگار ہم سے یہ مصیبت ہٹا ہم ایمان لاتے ہیں تو ارشاد ہوگا کہ اب کہاں کا ایمان لانا جب تمہارے پاس نبی علیہ السلام تشریف لائے ایمان کی دعوت دی تب تو لائے نہیں اور کہا کرتے تھے انہیں کسی نے سکھایا ہے اور یہ پاگل ہیں اور اگر ہم عذاب ہٹا کر تمہیں دنیا میں بھیج بھی دیں تو بھی تمہارے اندر کفر اس طرح رچ بس گیا ہے کہ تم پھر کفر ہی اختیار کرو گے اور قیامت کی پکڑ تو بہت بڑی پکڑ ہے اس روز بہانے کہاں چلیں گے اس روز تو ہم پورا پورا بدلہ لیں گے ان لوگوں سے پہلے فرعون کی قوم آزمائی جا چکی جب ان کے پاس اللہ کا ایک بہت محترم و مکرم رسول تشریف لایا اور اس نے فرمایا کہ اللہ کے یہ بندے بنی اسرائیل جن پر تم ظلم کے پہاڑ توڑ رہے ہو میرے سپرد کرو کہ میں ان کا اہتمام کروں اور میں تمہاری طرف اللہ کا رسول اور اس کا فرستادہ ہوں کہ تم بھی اس کی عظمت والوہیت پر ایمان لاؤ اور میرے مقابل بڑھ چڑھ کر باتیں نہ کرو کہ تم اللہ سے مقابلہ جوڑ رہے ہو حالانکہ میں تمہارے ساتھ دلیل سے بات کر رہا ہوں اور روشن معجزات دکھا رہا ہوں مگر وہ نہ مانے اور ان کو قتل اور سنگسار کرنے کی دھمکیاں دینے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ اس زیادتی اور سنگسار سے میں پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں جو تمہارا پروردگار بھی ہے اور پھر پروردگار سے دعا کی کہ یہ قوم مان کر تو کیا دے گی یہ ایسے بدکار اور مجرم ہیں کہ مجھے بھی سنگسار کرنے پہ تُلے ہوئے ہیں۔ تو ارشاد ہوا کہ آپ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل کھڑے ہوں یہ لوگ یعنی قومِ فرعون آپ کا تعاقب کریں گے اللہ آپ کے لیے سمندر میں راستے بنا دیگا آپ قوم کو پار لے جائیں پانی کو ٹھہرا رہنے دیں یہ خواہش نہ کریں کہ آپ کے فوراً بعد جاری ہو جائے اس طرح یہ لشکر اس میں داخل ہو کر غرق ہو جائے گا کہ جب یہ داخل ہو چکے تو پانی کے پہاڑ مل کر رواں ہو جائیں گے چنانچہ ان لوگوں کے باغات اور چشمے بڑی بڑی کھیتیاں اور شاندار گھر سب کچھ دھرے کا دھرا رہ گیا جہاں کبھی وہ عیش کیا کرتے تھے اور ان کی جگہ ہم نے دوسری قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو جسے وہ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کا مستحق سمجھتے تھے ان سب احوال کا مالک بنا دیا اور ان کی اتنی بڑی تباہی پر نہ آسمان رویا اور نہ زمین نے ہی دکھ کا اظہار کیا اور نہ ہی ان

کوکوئی مہلت ہی مل سکی۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ ایک محاورہ ہے کہ اتنے بڑے حادثے پر نظامِ دنیا متاثر ہوا نہ فلکی نظام مگر اکثر مفسرین کے نزدیک آپ ﷺ کی وہ حدیث مراد ہے جس میں ارشاد

آسمان اور زمین کا رونا

ہے کہ نیک بندے کی وفات پر زمین بھی روتی ہے جس پر عمل کیا کرتا تھا اور آسمان بھی جہاں سے اعمال گزر کر جاتے تھے کہ ساری مخلوق میں شعور ہے اور ہر مخلوق اپنے انداز میں بات کرتی ہے اسی طرح ارض و سما کا رونا بھی ان کی اپنی طرح پر ہوگا۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۳۰ تا ۴۲ — الیہ یرد ۲۵/۱۵

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾	اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے نجات دی (۳۰)	30. And We delivered the Children of Israel from the shameful doom;
مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾	(یعنی) فرعون سے۔ بیشک وہ سرکش (اور) حد سے نکلا ہوا تھا (۳۱)	31. (We delivered them) from Pharaoh. Lo! he was a tyrant of the wanton ones.
وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾	اور ہم نے بنی اسرائیل کو اہلِ عالم سے دانستہ منتخب کیا تھا (۳۲)	32. And We chose them, purposely, above (all) creatures.
وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَٰٓؤٌا ۱۴ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾	اور اُن کو ایسی نشانیاں دی تھیں جن میں صریح آزمائش تھی (۳۳)	33. And We gave them portents wherein was a clear trial.
إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾	یہ لوگ یہ کہتے ہیں (۳۴)	34. Lo! these, forsooth, are saying:
إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾	کہ ہمیں صرف پہلی دفعہ (یعنی ایک بار) مرنا ہے اور (پھر) اُٹھنا نہیں (۳۵)	35. There is naught but our first death, and we shall not be raised again.
فَأْتُوا بِآبَآئِنَآ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾	پس اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کر) لاؤ (۳۶)	36. Bring back our fathers, if ye speak the truth!
أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾	بھلا یہ اچھے ہیں یا تُبّع کی قوم ۲۶۵ اور وہ لوگ جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں۔ ہم نے اُن (سب) کو ہلاک کر دیا۔ بیشک وہ گنہگار تھے (۳۷)	37. Are they better, or the folk of Tubb'a[3] and those before them? We destroyed them, for surely they were guilty.
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿٣٨﴾	اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن میں ہے اُنکو کھیلتے ہوئے نہیں بنایا (۳۸)	38. And We created not the heavens and the earth, and all that is between them, in play.
مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾	اُن کو ہم نے تدبیر سے پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۳۹)	39. We created them not save with truth; but most of them know not.

40. Assuredly the Day of Decision is the term of all of them:	بے شک نہیں کہ فیصلے کا دن ان سب کے اٹھنے کا وقت ہے (۴۰)	إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ (۴۰)
41. A Day when friend can in naught avail friend, nor can they be helped,	جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کو مدد ملے گی (۴۱)	يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ (۴۱)
42. Save him on whom Allah hath mercy. Lo! He is the Mighty, the Merciful.	مگر جس پر خدا مہربانی کرے وہ تو غالب اور مہربان ہے (۴۲)	إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ (۴۲) ع ۲ ۱۲ ۱۵

اسرار و معارف

اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے اس عذاب سے جس میں فرعون نے انہیں مبتلا کر رکھا تھا نجات دی کہ فرعون بہت ہی سرکش تھا اور تمام حدود عبور کر جانے والوں میں سے تھا نیز ہم نے انہیں اپنے علم کے مطابق اس دور کے تمام لوگوں پہ فضیلت بخشی اور ہم نے انہیں اپنی عظمت کی نشانیاں عطا کیں۔ مادی اور ظاہری بھی کہ فرعون سے نجات اور باطنی بھی علومِ نبوت اور معجزات کا ظہور جو اللہ کی طرف سے انعام بھی تھیں اور آزمائش کا سبب بھی۔

یہ لوگ ان اقوام کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور یہی ایک بار کی موت ہے ہمیں دوبارہ زندہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر دوبارہ زندگی ہے تو ہمارے آباؤ اجداد کو زندہ کر کے لائیں حالانکہ دوبارہ اُٹھنا قیامت کے لیے اور اعمال کا بدلہ پانے کے لیے ہے کوئی لوٹ کر دنیا میں تو نہ آئے گا اور ان کا یہ خیال کہ ان کا کچھ نہ بگڑ سکے گا بھی باطل ہے اور ان سے بہت ہی طاقتور قوم جو تبّع کی قوم تھی اور جس کی عظمت کی داستانیں بکھری پڑی ہیں ان سے پہلے ہلاک اور برباد ہو چکی اس لیے کہ انہوں نے بھی گناہ کا راستہ اختیار کیا تھا۔

قومِ تبّع

تُبّع یمن کے ان بادشاہوں کا لقب تھا جنہوں نے بہت حکومت کی اور مغربی یمن کو دار الخلافہ قرار دے کر افریقی ممالک اور عرب شام عراق تک سلطنت کی حدود وسیع کیں جس تبّع کا ذکر آتا ہے یہ سب سے بہادر بھی تھا اور اس کا عرصۂ حکومت بھی سب سے دراز رہا اس کی فتوحات سمرقند تک جا پہنچی تھیں مگر یہ خود یہودی علماء کے کہنے پر دینِ موسوی پر ایمان لایا قوم بھی مسلمان ہو گئی مگر اس کے بعد پھر گمراہ ہو گئے اور بت پرستی میں مبتلا ہو کر تباہ ہوئے حالانکہ اپنے عہد کی طاقتور ترین قوم تھی اور عرب میں ان کے احوال مشہور تھے نیز ارض و سما

کو کائنات کو محض کھیل تماشہ پیدا نہیں کیا گیا کہ آخرت نہ ہو اور نیک و بد کو بدلہ نہ ملے بلکہ ان کی تخلیق کی بنیاد حق پر ہے اور اسی حق کا تقاضہ ہے کہ ہر کوئی اپنے کردار کے انجام کو ضرور پہنچے لیکن ان میں کے اکثر نہیں سمجھتے اس کا علم ہی نہیں رکھتے۔

یقیناً یوم حشر ان سب کے جمع ہونے اور فیصلہ پانے کا دن ہے جس دن کسی دوست کی دوستی کوئی کام نہ آئے گی اور نہ کوئی کسی کی مدد کر سکے گا سوائے اس کے کہ کسی پر اللہ رحم فرمائے جس سے کافر قطعی محروم ہوگا چنانچہ وہ دوستی جو محض اللہ کے لیے ہو یا وہ رشتے جو رحمتِ الٰہی کا سبب بنیں ہی کام آئیں گے ورنہ کچھ بھی کام نہ آئے گا کہ اللہ ہی غالب ہے اسی کے فیصلے لاگو ہوں گے اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۴۳ تا ۵۹ — الیہ یرد ۲۵/۱۶

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾	بلاشبہ تھوہر کا درخت ﴿۴۳﴾	43. Lo! the tree of Zaqqûm:[4]
طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾	گنہگار کا کھانا ہے ﴿۴۴﴾	44. The food of the sinner!
كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾	جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا ﴿۴۵﴾	45. Like molten brass, it seetheth in their bellies.
كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾	جس طرح گرم پانی کھولتا ہے ﴿۴۶﴾	46. As the seething of boiling water.
خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾	(حکم دیا جائیگا کہ) اسکو پکڑ لو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ ﴿۴۷﴾	47. (And it will be said): Take him and drag him to the midst of hell,
ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾	پھر اسکے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (کہ عذاب پر عذاب ہو) ﴿۴۸﴾	48. Then pour upon his head the torment of boiling water.
ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾	(اب) مزہ چکھ تو بڑی عزت والا (اور) سردار ہے ﴿۴۹﴾	49. (Saying): Taste! Lo! thou wast forsooth the mighty, the noble!
إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾	یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے ﴿۵۰﴾	50. Lo! this is that whereof ye used to doubt.
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾	بے شک پرہیزگار لوگ امن کے مقام میں ہوں گے ﴿۵۱﴾	51. Lo! those who kept their duty will be in a place secure,
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾	(یعنی) باغوں اور چشموں میں ﴿۵۲﴾	52. Amid gardens and water-springs,
يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾	حریر کا باریک اور دبیز لباس پہن کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے ﴿۵۳﴾	53. Attired in silk and silk embroidery facing one another.
كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾	(وہاں) اس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی سفید رنگ کی عورتوں سے اُنکے جوڑے لگائیں گے ﴿۵۴﴾	54. Even so (it will be). And We shall wed them unto fair ones with wide, lovely eyes.
يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾	وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے میوے منگائیں گے (اور کھائیں گے) ﴿۵۵﴾	55. They call therein for every fruit in safety.

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾
فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۴ ۱۶

(اور) پہلی دفعہ کے مرنے کے سوا (کہ مر چکے تھے) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔ اور خدا انکو دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا ﴿۵۶﴾
یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے ﴿۵۷﴾
ہمنے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں ﴿۵۸﴾
پس تم بھی انتظار کرو یہ بھی انتظار کر رہے ہیں ﴿۵۹﴾

56. They taste not death therein, save the first death. And He hath saved them from the doom of hell,

57. A bounty from thy Lord. That is the supreme triumph.

58. And We have made (this Scripture) easy in thy language only that they may heed.

59. Wait then (O Muhammad). Lo! they (too) are waiting.

—o—

اسرار و معارف

کفار کا یہ حال ہوگا کہ کھانے کو انہیں زقوم (تھوہر کیکٹس) ملے گا اور بدکاروں کا کھانا ایسا ہی ہونا چاہیے پھر وہ زقوم دوزخ کا ہوگا جبکہ دنیا کا بھی بہت کڑوا کسیلا اور بدشکل کانٹوں سے بھرپور ہوتا ہے وہ تو پیٹ میں ایسے کھولے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا ہو یا جیسے پانی کھولتا ہے اور حکم ہوگا کہ انہیں پکڑلو اور گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے درمیان لے جاؤ اور ان پر دوزخ کے جلتے پانی کا عذاب چھوڑ دو اور انہیں کہو اب اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھو کہ تم تو بہت بڑے آدمی بنتے تھے اور تمہیں اللہ کی اطاعت اور نبی ﷺ کا اتباع کرنے میں عار آتی تھی یہ وہی دوزخ ہے جس کا تمہیں یقین نہ آتا تھا اور وہی عذاب ہیں جن کو تم بھولے ہوئے تھے۔

ان کے مقابل وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی اطاعت کی تقویٰ اختیار کیا وہ امن کے گھر میں ہونگے جہاں باغوں اور چشموں پہ خوبصورت ریشمی پتلی اور دبیز پوشاکیں پہن کر بڑی شان سے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے اور ان کے جوڑے بنا دیں گے۔ حوروں سے جو بہت خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی مزے سے پھل منگوائیں گے اور بے خطر بیٹھے کھائیں گے وہاں کوئی موت نہ آئے گی بس وہی پہلی تھی جس سے گزر کر یہاں پہنچ گئے اور دوزخ کے عذاب اور اس کے خطرے سے بھی محفوظ ہو گئے۔ وہ خوبصورت صنفِ نازک جو جنت ہی کی مخلوق ہے اپنے حسن و کمال میں اللہ

حُور کی شان کا مظہر ہے اور اہلِ جنت کو ہبہ کی جائیں گی مگر یہ یاد رہے کہ خواتین جو انسانیت کا حصہ ہیں جو دُنیا میں آئیں اللہ کی اطاعت کی یہ جب جنت میں پہنچیں گی تو ان کا مرتبہ ان سے بہت بلند ہوگا جیسے مالکن اور خادمہ کا ہوتا ہے اور یقیناً ان سے زیادہ حُسن عطا کیا جائے گا کہ انہوں نے اتباع رسالت مآب ﷺ کیا ہوگا۔ یہ

سب آپ کے پروردگار کا کرم ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کا راستہ قرآن حکیم بتاتا ہے جس کو ہم نے آپ ﷺ کی زبان میں آسان کردیا ہے کہ یہ لوگ نصیحت حاصل کریں اور دوزخ کے راستے سے بچ کر جنت کی راہ اختیار کریں۔ اب اگر یہ نہ مانیں تو آپ کا کام پہنچانا تھا۔ اب انتظار کیجیے یہ بھی تو راہ دیکھ رہے ہیں۔ ہر کام کا انجام سامنے آجائے گا۔